JAHAN-E-TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

سامانِ زیب و آرائش میں الکوحل کے استعمال کی شرعی حیثیت

The Status of Alcohol in Cosmetic Products: An Islamic Jurisprudence View

Hafiz Ubaid Ullah Ashfaq
Teacher at Govt. Jamia Muaz bin Jabal, Muridke. ubaidullahasim37@gmail.com

Abstract

Now a days alcohol is widely used in cosmetics as preservative, compulsory ingredient, vehicle etc. Cosmetics mode of enhance appearance and take care of bodies. The ancient Greeks, the Egyptians and the Romans were all familiar with makeup and beauty items and they used them either to protect their skin or to accentuate their features. Fast forward a few thousand years and cosmetics are more popular than ever. Things changed a lot in the beauty industry over the years. While manufacturing cosmetics items alcohol is used extensively as vehicle but as we know that Islam declares all sedative as illegal while alcohol is a major sedative. Besides the prohibition of Alcohol in Islam, Islam also considers the protecting of human wealth among fundamental human rights. Hence human needs of protection Islamic principles of legal, illegal, pure and impure (Halal and Haram) pump into each other. The flexibility of Islamic jurisprudence allows to find the solution contemporary problems keeping in view the guidelines of Qurn and Sunnah. Therefore, the study of different opinions of Muslims Jurists and Ijtihad of contemporary Islamic Institutions of Collective Ijtihad in this respect is very necessary so that we may find a solution to very important modern problems and determine the factual status of alcoholic cosmetics in Islamic Shariah and guide the Muslim society, cosmetic companies and cosmetic dealers.

Keywords: Cosmetic items, Alcohol, fermentation, Islamic Jurisprudence, Halal, Haram, Pure, Impure

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اور زندگی میں درپیش تمام مسائل حل کرنے کا دعویدار ہے۔ گذشتہ ادوار اور عصر حاضر میں اجتہاد اسلام کا زریں باب ہے، جس کے ذریعے پیش آمدہ تمام مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔ دور جدید میں ہمیں بہت سے نئے مسائل کا سامنا ہے۔ ان میں ایک مسئلہ الکوحل کے خارجی استعمال کے جائز ہونے یا نا ہونے کا ہے۔ اسلام ظاہر و باطن کی پاکیزگی کا بہت خیال رکھتا ہے۔ جس کا واضح ثبوت وہ آیات و بیّنات ہیں جن میں طہارت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسے فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔[1] آپؐ اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔

اس آیت سے معلوم ہوا، باطن کے ساتھ ظاہر کی پاکیزگی بھی اسلام میں لازمی ہے۔ اس ظاہری پاکیزگی میں اس وقت شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں جب زیر استعمال اشیاء میں الکوحل کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ الکوحل خمر کا جزوِلازم ہے اور اسکی حرمت مسلم ہے۔ ہاں یہ بات حل طلب ہے یہ (خمر یا الکوحل) نجس ہے یا نہیں۔ اس سوال کے جواب تک پہنچنے کے لیے خمر کے متعلق جاننا ضروری ہے۔

سامانِ زیب و آرائش کا تعارف:

کریمیں، لوشن، شیمپو، عفونت ربا (پرفیومز) وغیرہ یہ میک اپ کی وہ چند اشیاء ہیں جو روزمرہ ہمارے استعمال میں رہتی ہیں۔ ان اشیاء میں عمومی طور پر مندرجہ ذیل عناصر، مرکب یا بدرقہ استعمال ہوتے ہیں: 1۔ آب 2۔ شیرہ ساز 3۔ رنگ 4۔ گاڑھا ساز 5۔ روغنیات 6۔ پرفیومز 7۔ بدرقہ (الکوحل)

انکی تیاری میں عام طور پر مذکورہ ذیل یہ طریقے استعمال کیے جاتے ہیں:

1۔ اچھی طرح ملانا (to blend)

2۔ اختلاط (mixing)

---

[1] ۔ المدثر 4:74

3۔پاوڈر کی تحلیل

4۔مختلف اجزاء کی ملاوٹ

اول الذکر تمام اشیاء ہماری بحث سے خارج ہیں، ہماراموضوع بحث محض الکوحل ہے۔

سامانِ زیب و آرائش میں الکوحل کے استعمال کی حیثیت اور مختلف وجوہات :

1. الکوحل میک اپ قابل انجذاب بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
2. اسکی کچھ مقدار Antibacterial wipe اور Antiseptic اور بطور محفوظ کنندہ(Preservative)میک اپ میں ڈالی جاتی ہے۔
3. اسکا استعمال میک اپ کی تاثیر بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
4. اور اسکا استعمال جلد کو خشک اور روغن کو زائل کرنے کے کیا جاتا ہے۔
5. جلد کی تازگی(Refreshing)کے لیے اسکو میک اپ میں ڈالا جاتا ہے۔
6. میک اپ کو ہلکا(light)بنانے کے لیے۔

یہ اسکے چند استعمالات ہیں۔

خمر کی لغوی تحقیق اور حکم:

موجودہ دور میں عمل تخمیر(Fermentation process) میں ہونے والی ترقی کے باعث ہر ایسی چیز، جس میں کاربن وافر مقدار میں ہو، سے الکوحل تیار کی جارہی ہے، زمانہ قدیم میں یہ طریقہ عام نہیں تھا، لیکن اسکے باوجود فقہاء اسلام بھی شراب کی مختلف صورتوں اور حالتوں میں فرق کرتے ہیں، اور اس فرق کی بنیاد پر ان میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ نے خمر کو صراحتاً حرام قرار دیا ہے۔[2]

خمر کے لغوی معنی ہیں:"ماسکر من عصير العنب"[3]فیروزآبادی کے نزدیک:

"اَلْخَمْرُ مَا اَسْكَرَ مِنْ عَصِيْرِ الْعِنَبِ ، اَوْ هُوَ عَامٌّ ،وَالْعُمُوْمُ اَصَحُّ،لِأَنَّـهَاحُرِّمَتْ بِالْمَدِيْنَةِ خَمْرُ عِنَبٍ ، وَمَاكَانَ شَرَابُهُمْ اِلَّاالْبُسْرُ وَالتَّمَرُ "۔[4] کہ خمر انگور کا نشہ آور نچوڑ ہے، یا یہ عام ہے، اور عموم صحیح ہے، کیونکہ اسے حرام کیا گیا اس حال میں کہ مدینہ میں انگور کی شراب نہیں تھی، انکی شراب اس وقت بسر اور کھجور سے تھی۔

زبیدی نے بھی یہی تعریف کی ہے:

"ماسكر من عصير كل شيئ لأن المدار على السكر وغيبوبة العقل، وهوالذى اختاره الجماهير۔[5]

کسی بھی چیز کا نچوڑ اس سے نشہ چھاجائے اور عقل ماؤف ہو جائے، اسے ہی جمہور نے اختیار کیا ہے۔قیاس کے لغوی معنی کے مطابق خمر "مخامرة العقل" کو کہتے ہیں اس لیے اس میں ہر چیز شامل ہے۔لیکن احناف کے نزدیک انگور کی شراب ہی خمر ہے۔فقيل هى (من عصير العنب)خاصة، وهو مذهب ابى حنيفة والكوفيين[6]

خمر کی اصطلاحی تعریف:

---

[2] ۔**المائدہ**4:90-19

3 ۔**الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ**،(وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ، الکویت 1427ھ،1404)ج5،ص12۔

4 ۔الفیروزآبادی، مجد الدین، ابوطاہر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی، **القاموس المحیط**،(مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان)، ج1،ص387

5 ۔الزبیدی، محمد بن محمد بن عبد الرزاق الحسینی، ابوالفیض، الملقب مرتضی، الزبیدی، **تاج العروس من جواھر القاموس**،(دارالہدایہ، الکویت،1466ھ/2001ء)ج11،ص208

6۔الزبیدی، **تاج العروس من جواھر القاموس**، ج11، ص209۔

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

فقہاء کے درمیان اس بات پر اجماع ہے کہ خمر انگور کارس ہے جب اس میں شدت آجائے اور جھاگ چھوڑدے۔اس کو نقل کیا ہے۔[7] اسکے علاوہ خمر کی حقیقت اور شرعی اطلاق کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتاہے۔اہل مدینہ وحجاز، تمام محدثین، حنابلہ اور بعض شوافع اس طرف گئے ہیں کہ خمر کے لفظ کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتاہے جونشہ دے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر، خواہ انگور سے کشید کی گئی ہو یا کھجور، گندم، جووغیرہ سے نکالی گئی ہو۔ان کا متدل نبی ﷺ کی یہ حدیث ہے:

عن بن عمر عن النبی ﷺ قال: کل مسکر خمر، وکل مسکر حرام، ومن شرب الخمرفی الدنیا فمات وھو یدمنھا،لم یتب،لم یشربھافی الآخرۃ۔[8]

اس بارے میں سیدنا عمر کی وضاحت ملتی ہے:

ایھاالناس ! انہ نزل فی تحریم الخمر ،وھی من خمسۃٍ:من العنب ،والتمر ، والعسل، والحنطۃ، والشعیر، والخمر ماخامر العقل۔[9]

اے لوگو! اللہ نے خمر کی حرمت نازل کی ہے، اور یہ پانچ چیزیں ہیں: انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو۔ اور خمر وہ ہے جو عقل پر چھاجائے۔ اسی سے ملتی جلتی ایک حدیث میں ہے آپؐ نے فرمایا:

"الخمر من ھاتین الشجرتین : النخلۃ، والعنبۃ" ۔[10]

شراب ان دو درختوں سے ہوتی ہے: کھجور اور انگور سے۔ احناف کے نزدیک خمر کے علاوہ سکر، فضیخ اور نقع الزبیب بھی اپنی تفصیلات کے ساتھ حرام ہیں۔[11] اور یہ کھجور منقی سے حاصل کی جاتی ہیں۔

اکثر شوافع، امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، احناف میں سے اور بعض مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ خمر ایسانشہ آور مشروب ہے جو انگور سے حاصل کیا جائے، خواہ اس پر جھاگ آئے یا نہ،[12] فقہاء کا یہ اختلاف ہمارے لیے اس مسئلہ میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ جس سے الکوحل والی اشیاء میں رعایت حاصل کی جاسکتی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ، اور بعض شوافع اس طرف گئے ہیں کہ خمر انگور کا نچوڑ ہے جب یہ شدت کے بعد جھاگ چھوڑنا شروع کر دے۔[13]

احناف اس میں " نیئاً"(پکائے بغیر) کی شرط بھی عائد کرتے ہیں۔ فقہاء کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں جس کی تھوڑی یا زیادہ مقدار نشہ نہ دے وہ خمر نہیں ہے۔[14]

---

7 ۔السرخسی، **المبسوط**، ج2، ص244۔ طحاوی، **مختصر اختلاف العلماء**، ج4، ص374۔ ابن عبد البر، **التمہید**، ج1، ص245، 142۔ البغوی، **تفسیر البغوی**، ج1،278، الجصاص، **احکام القرآن**، ج4،124۔

8۔ مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، **صحیح المسلم**، کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر خمروان کل خمر حرام، (داراحیاء التراث العربی، بیروت)، ج3، ص1587، حدیث نمبر2003۔

9 ۔امام بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی، **الجامع الصحیح**، دار طوق النجاۃ، طبع اول1422ھ، باب قولہ انما الخمر والمیسر... ج 2، ص53، حدیث نمبر4619۔ امام مسلم، **الصحیح**، کتاب التفسیر، باب فی نزول تحریم الخمر، ج4، ص2322، حدیث نمبر3032۔9

10۔امام مسلم، **الصحیح**، ج3، ص1573، حدیث نمبر1985۔امام ترمذی، محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن الضحاک، الترمذی ، **سنن الترمذی**، (دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998ء)، ج3، 362، حدیث نمبر1875۔ الزیلعی، جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی، **نصب الرایہ لآحادیث الھدایہ مع حاشیۃ بغیۃ الالمعی فی تخریج الزیلعی**، (مؤسسۃ الریان للطباعۃ والنشر، طبع اول ، 1418ھ /1997ء)، ج4، ص295

11 ۔السمرقندی، محمد بن احمد بن ابی احمد، ابو بکر علاؤالدین السمرقندی، **تحفۃ الفقہاء**، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع دوم، 1414ھ /1997ء، ج3، ص327

12 ۔**الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ**، ج5، ص13

13 ۔ایضاً

14 ۔ابن جزی الکلبی، الغرناطی، ابو القاسم، محمد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ (المتوفی:741ھ)، **القوانین الفقہیہ**، ص117۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

عصر حاضر کی اصطلاحات میں جھاگ چھوڑنے کی سائنسی تعبیر در حقیقت عمل تخمیر ہے جسے fermentation کہاجاتاہے،[15] کیونکہ یہ جھاگ خمیر پیدا کرنے والے جانداروں Yeast وغیرہ کی Respiration کی علامت ہے جو شکر کو ایسڈ میں تبدیل کرنے کا عمل ہے۔[16]

اسی عمل کے نتیجے میں ان میں نشہ آور مادہ پیدا ہوتا ہے جسے الکوحل کہا جاتا ہے۔ یہ الکوحل ہے جو تمام اقسام میں سکر کا سبب بنتی ہے اور شیرہ انگور کے علاوہ بھی کسی بھی چیز کے شیرہ میں، جسے خوارک کے طور پر استعمال کیا جاسکتاہو، پیدا ہوسکتی ہے۔اس طرح سے خمر اورالکوحل میں کل اور جز کی نسبت ہے۔الکوحل خمر کا ایک اہم جزوہے جو اسے حرام کرنے کا موجب بنتا ہے۔اور **الکوحل** کی تعریف یہ ہے:

A mixture of ethanol and water that is usually 95 percent ethanol.

اورایک تعریف یوں ہے:

Ethanol especially when considered as the intoxicating agent in fermented and distilled liquors.[17]

(الکوحل)ایتھانول کو خاص طورپر جب خمیر شدہ اورکشید شراب میں نشہ آورزریعہ سمجھا جاتاہے۔ اس تعریف سے واضح ہوا کہ یہ شراب کا جزولاینفک ہے۔یہی بات Oxford Advanced Learner's Dictionary سے واضح ہوتی ہے۔

The clear liquid that is found in drinks such as beer, wine, etc. and is used in medicines, cleaning products, etc. Wine contains about 10% alcohol.[18]

جدید کیمیاوی تعریف کیمطابق:

Any of various compounds that are analogous to ethanol in constitution and that are derivatives of hydroxyl hydrocarbons.[19]

اس طرح سے الکوحل کی کیمیاوی ساخت طے ہوجاتی ہے، جس کے نتیجے میں کیمیاوی ترکیب کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید فقہاء وماہرین جنایات کے نزدیک یہ فیصلہ کرنا آسان ہوجائے گا کہ کس مشروب میں الکوحل ہے یا نہیں، اگر ہے تو کتنی مقدار میں؟

معاصر معجم، معجم الوسیط میں اسکی تعریف یوں ہے:

سائل عديم اللون له رائحة خاصة ينتج من تخمر السكر والنشاء و هوروح الخمر۔[20]

بے رنگ سیال جس میں خاص قسم کی بو ہوتی ہے جو کہ چینی اور نشاستہ کے ابال سے حاصل کیا جاتا ہے اور یہ خمر(شراب) کی روح(نچوڑ)ہے۔

الکوحل کے حصول کے طریقے مندرجہ ذیل ہیں:

1. Fermentation: پھلوں، اناج وغیرہ کی تخمیر، جس کے بعد عملِ تقطیر کے ذریعے سے الکوحل کشید کیجاتی ہے۔ عیش پرستی کے لیے استعمال ہونے والے اکثر وبیشتر مشروبات اسی طریقے سے حاصل کیے جاتے ہیں، جن میں وہسکی، رم، ووڈکا اور جن وغیرہ شامل ہیں۔
2. Fossil Fuels: کی کیمیاوی ساخت میں تبدیلی کرکے، جیساکہ معدنی تیل، قدرتی گیس اور کوئلہ وغیرہ۔ایسی الکوحل صنعتی مقاصد کے لیے حاصل ہوتی ہے۔

---

[15] ۔ مجموعہ علماء، **الموسوعۃ العربیۃ العالمیۃ**، ناشر: مؤسسۃ اعمال الموسوعہ للنشر والتوزیع، 1499ھ/1995م، مادہ "تخمیر"

[16]. Klein, Donald.;Lansing M.;Harley, John, **Microbiology**, 6th ed.(New York: McGraw-Hill, 2006).

[17].Alcohol." Merriam-Webster.com Dictionary, **Merriam-Webster**, https://www.merriam-webster.com/dictionary/alcohol. Accessed 20 Jun. 2024

. **Oxford Advanced learner's dictionary**, Root Word, "Alcohol",(Oxford University Press, 2015)[18]

[19]."Alcohol." Merriam-Webster.com Dictionary, Merriam-Webster, https://www.merriam-webster.com/dictionary/alcohol. Accessed 20 Jun. 2024

[20].ابراہیم مصطفی/احمد الزیات/حامد عبدالقادر محمد النجار، المعجم الوسیط، **مجمع اللغۃ العربیۃ**، (دارالدعوۃ، القاہرہ)ج2، ص778۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

3. Hydrogen کے کاربن مونو آکسائڈ سے کیمیاوی ملاپ، اس طریقے سے میتھانول یا Wood-Alcohol تیار کی جاتی ہے۔[21]

اگر شریعتِ اسلامی کو مد نظر توان تینوں میں سے سب سے زیادہ قبیح اول الذکر قسم ہے، جبکہ باقی دونوں اقسام بطور شراب استعمال کرنے اور سکر کے درجہ تک پہنچنے سے پہلے قابلِ قبول ہوسکتی ہیں، کیونکہ ان بنیاد پر بہت سی صنعتیں چل رہی ہیں۔ سامانِ زیب وآرائش میں استعمال ہونے والی الکوحل کا تعلق اکثر دوسری اور تیسری قسم سے ہوتا ہے۔

اسکے دیگر بہت سے استعمالات ہیں:

ا۔ طبی اشیاء میں

1. اس کو استعمال کیا جاتا ہے مصفی کے طور پر۔
2. عطریات کو جذب کرنے کے لیے اور خوشبوئیں بنانے میں اس کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔
3. بعض ادویات کو mix کرنے کے لیے (یہ وہ مخصوص ادویات ہیں جو الکوحل کے بغیر تیار نہیں ہوتیں)۔

ب۔ صنعتوں میں:

1. منجمد چکنائی کو حل کرنے کے لیے۔
2. بعض مواد میں پریشر بنانے کے لیے۔
3. مواد کو منجمد کرنے کے لیے۔[22]

نبی ﷺ کے احکامات خمر اور نشہ آور اشیاء کے متعلق نہایت سخت ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ،قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔[23]

کہ ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

اَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلٍ مَاأَسْكَرَ كَثِيْرُهُ۔

کہ میں تمہیں اس کے قلیل سے بھی روکتا ہوں جس کا کثیر نشہ کرے۔[24]

اسی طرح آپؐ نے فرمایا:

كُلُّ مُسكِرٍ حَرَامٌ،مَاأَسكَرَمِنهُ الفِرَقُ فَمِلءُ الكَفِّ مِنهُ حَرَامٌ۔[25]

کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس کا 120 رطل (یا 16 رطل)، (احناف کے ہاں ایک رطل کی مقدار تقریباً 536 گرام ہے) کے برابر ہو اسکا چلو بر ابر پینا بھی حرام ہے۔

اسی طرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

«نَهى رسولُ اللهِ ﷺ عن كلِّ مُسكِرٍ ومُفتِرٍ» رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور افتراء ڈالنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔[26]

---

[21] Freudenrich, Ph.D,. & Michelle Konstantinovsky. Aug 21, 2023 **"What Is Alcohol and What Does It Do to the Human Body?"** https://science.howstuffworks.com/alcohol.htm 21-Jun 2024.

[22]. فکری السید العوض، دکتور، **الخمر وتاثیر ھا علی العیون**، مجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ، شمارہ نمبر: 1406، 54ھ، ص178۔

[23]. ابن ماجہ، محمد بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ، **سنن ابن ماجہ**، کتاب الاشربہ، باب کل مسکر حرام، ج4، ص474، حدیث نمبر 3391۔

[24]. الدارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن فضل بن بہرام بن الدارمی، التیمی السمرقندی، **سنن الدارمی**، (دار المغنی للنشر والتوزیع، المملکۃ السعودیہ، طبع اول، 1412ھ/ 2000ء) ج2، ص 1333، حدیث 2144۔

[25]. ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی، **سنن ابوداؤد**، کتاب الاشربہ، باب النہی عن المسکر، ج5، ص529، حدیث نمبر 3687۔

[26]. ایضاً: حدیث نمبر 3686۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

ان احادیث سے معلوم ہوا ہر مسکر حرام ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔[27]

جمہور کا نقطہ نظریہ ہے کہ ہر قسم کی خمر خواہ انگور سے حاصل ہو یا کسی اور چیز سے، جس میں تخمیر پیدا ہو چکی ہے وہ قلیل ہو یا کثیر اس کے استعمال پر حد ہے، یہ نجس ہے (حسی نہیں، معنوی) اسکو حلال ٹھرانے والا کافر ہے۔ (کیونکہ وہ دلیل قطعی کی مخالفت کرتا ہے) یہ رائے سیدنا عمر، علی، ابن عمر، ابوہریرہ، سعد بن ابی وقاص، ابی بن کعب، انس بن مالک، عائشہ، ابن عباس، جابر بن عبد اللہ، نعمان بن بشیر، معاذ بن جبل وغیرہ فقہاء صحابہ کی ہے۔ انہیں کے موافق ابن المسیبؒ، ابن عطاءؒ، طاؤسؒ، مجاہدؒ، قاسمؒ، قتادہؒ، عمر بن عبد العزیزؒ، ابو ثورؒ، ابو عبیدہؒ، اسحاق بن راہویہؒ، اوزاعیؒ، جمہور فقہائے حجاز اور جمہور محدثین کی رائے ہے۔[28]

اکثر شافعیہ اور احناف کا نقطہ نظریہ ہے کہ تمام احکام انگور کی خمر پر تو ایسے ہی ہوں گے، کیونکہ خمر کے لفظ کا اطلاق ان کے نزدیک اسی پر ہوتا ہے، لیکن دیگر خمور پر اس لفظ کا اطلاق چونکہ مجازاً ہے، اس لیے جب تک انہیں استعمال کرنے سے نشہ نہ آئے اس وقت تک حد جاری نہیں کی جائے گی، اسی طرح اسکو حلال ٹھرانے والے کو کافر بھی قرار نہیں دیتے، نہ ہی اسے نجس قرار دیتے ہے۔

حنفیہ خمر، سکر، فضیح، نقع الزبیب کو بھی حرام ٹھراتے ہیں۔[29] اس کے ساتھ امام ابو حنیفہؒ کھجور، انگور، شہد، انجیر، چاول وغیرہ کی نبیذ کو حلال ٹھراتے ہیں بشرطیکہ ان میں نشہ پیدا نہ ہو۔

ونبیذالعسل والتین ونبیذ الحنطۃ والذرۃ والشعیر حلال وان لم یطبخ وھذا عند ابی حنیفۃؒ وابی یوسفؒ اذا کان من غیرلھووطرب لقولہ علیہ الصلاۃ والسلا<< الخمر من ھاتین الشجرتین، واشارالی الکرمۃ والنخلۃ>> خص التحریم بھما۔[30] "انجیر، اناج، چاول، جو کی نبیذ حلال ہے اگرچہ پکائی نہ کی گئی ہو۔ یہ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے، اگر عیش وطرب کے لیے نہ ہو، آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے: "خمر ان دو درختوں سے ہے، اور آپ ﷺ نے انگور اور کھجور کی طرف اشارہ فرمایا"۔

یریٰ الحنفیۃ ان الخمرالمحرمۃ بقلیلھا وکثیرھا ھی المستخرجۃمن العنب۔ اما ماستخرج من غیر العنب، فلایحرم الا اذا اسکر۔[31]

"حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ خمر جس کا قلیل وکثیر حرام ہے، یہ انگور سے نکالی ہوئی ہے، جبکہ انگور کے علاوہ سے نکالی ہوئی ہو، وہ حرام نہیں مگر یہ کہ وہ نشہ دے"۔

اور یہی بات شمس الدین الفناری نے لکھی ہے: وبعدادنٰی طبخہ یحل قلیلہ فی ظاہر الروایۃ ولکون ھذہ الحرمۃ الاشیاء اجتہادیۃ لایکفر مستحلھا"۔[32] کہ تھوڑا پکانے والے سے ظاہر الروایہ کے مطابق اس کی قلیل مقدار (مطلب جو مقدار نشہ نہ دے) حلال ہو جائے گی اور اس وجہ سے کہ ان چیزوں کی حرمت اجتہادی ہے اس لیے انہیں حلال ٹھرانے والے کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

یہی فتوی اللجنۃالدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء سعودیہ نے دیا ہے۔[33]

سعودیہ کے معروف عالم دین شیخ عبد الکریم خضر ایک سائل کے الکوحل ملی جسم پر لگانے والی کریموں کے استعمال کا جائز ہونے یا نہ ہونے کے سوال کے جواب میں کہتے ہیں:

"أدوات التجميل المحتوية على كحول الأحوط عدم استعمالها للخلاف المعروف في نجاسة المسكر وإذا اضطر الإنسان إليها وكانت نسبة الكحول يسيرة فلا بأس إن شاء الله".

---

[27]. الشربینی، شمس الدین محمد بن احمد الخطیب الشافعی، **مغنی المحتاج**، دار الکتب العلمیہ، طبع اول، 1415ھ/1994، ج4، ص187۔

[28]. **ابن قدامۃؒ، ابو محمد موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن محمد، المغنی**، مکتبۃ القاہرہ، 1388/1967، ج8، ص305 ومابعدھا۔

[29]. السمرقندی، محمد بن احمد بن ابی احمد، **تحفۃ الفقہاء**، (دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع دوم، 1414ھ/1994ء) ج3، ص327

[30]. المرغینانی، ابو الحسن برہان الدین علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی، **الہدایہ فی شرح البدایۃ المبتدی**، (دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان)، ج4، ص393۔ ابن ہمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بابن الھمام، **فتح القدیر**، (بیروت، لبنان)، ج10، ص100

[31]. الزحیلی، محمد مصطفی، ڈاکٹر، **القواعد الفقہیہ وتطبیقاتہا فی المذاہب الاربعۃ**، (دار الفکر، دمشق، طبع اول، 1427ھ/2006ء)، ج2، ص1110

[32]. الرومی، محمد بن حمزۃ بن محمد، شمس الدین الفناری الرومی، **فصول البدیع فی اصول الشرائع**، (دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1427ھ/2006)، ج1، ص342

[33]. مجلۃ البحوث الاسلامیہ، العدد الثامن والثلاثون، الاصدار، من ذی القعدہ الی صفر لسنۃ 1413ھ-1414ھ، موضوع العدد **الخمر والکلونیا**، مناہل ینطبق علی الکلونیا تعریف، الجزء الاول، ص84، حدیث نمبر 38۔

نشہ آور اشیاء کی نجاست میں اختلاف کی وجہ سے اسکے استعمال سے گریز ہی بہتر ہے، ہاں جب مجبوری ہو اور اس میں الکوحل کی مقدار کم ہو تو اسکے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔[34]

معلوم ہوا الکوحل کی وہ مقدار قلیل جو نشہ نہ کرے، حلال ہے۔ کاسمیٹکس میں ڈالے جانے والی الکوحل نشہ کی غرض سے نہیں ڈالی جاتی (اسلئے وہ جائز ہوئی اور ویسے بھی قلیل مقدار میں ہوتی ہے)۔

اشیاء میں اصل اباحت:

مسلمہ قاعدہ ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے، اسلئے یہ بات کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتی کہ بغیر کسی دلیل شرعی کے کسی چیز کو حرام قرار دے، فرمان باری ہے:

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ۔[35]

اسی طرح اللہ کا ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا۔[36]

اسی طرح حدیث نبوی میں آپ ﷺ کا بھی ارشاد ہے:

مااحل اللہ فی کتابہ فھو حلال ، وماحرم فھوحرام،وماسکت عنہ فھوعافیۃ، فاقبلوا من اللہ العافیۃ، فان اللہ لم یکن نسیا ، ثم تلاھذہ الآیۃ وماکان ربک نسیا۔[37]

جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے وہ حلال ہے، اور جو حرام ٹھرایا ہے وہ حرام ہے، اور جن سے خاموشی اختیار تو وہ (خاموشی) عافیت ہے، پس اللہ سے عافیت قبول کرو، بے شک اللہ بھولنے والا نہیں تھا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: تمہارا رب بھولنے والا نہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک طرف توشبہات سے بچے ، اور دوسری طرف بغیر اللہ تعالی کی وحی کے خوامخواہ حلال کو حرام نہ ٹھرائے۔ اس اعتبار سے خمر اور الکوحل کے متعلق غلو سے بچ کر بہت سے مسائل حل کیے جاسکتے ہیں۔

یہ بات بھی واضح رہنی چاہیے کہ بہت سی غذاؤں میں، جیسے خمیرہ آٹا، دہی وغیرہ میں بھی 1:99 تک الکوحل موجود ہوتی ہے، جس کیخلاف کبھی کسی فقیہ نے فتویٰ نہیں دیا۔ جدید تحقیقات کے مطابق دہی بننے کے عمل میں دونوں قسم کی fermentation ہوتی ہے یعنی Alcoholic fermentation اور Lactic Acid Fermentation اور دہی میں الکوحل کی مقدار 0.892 جبکہ Lactic Acid کی مقدار 0.568 ہوتی ہے۔[38]

بلکہ سائنسی طور پر اگر یہ کہاجائے تو بے جانہ ہو گا کہ "ہر قسم کی خوراک جس میں نشاستہ یا میٹھا ہو، گیلی اور اس میں Yeast (جو ہوا میں بھی موجود ہوتے ہیں) پہنچ جائیں، تو اس میں الکوحل کی کچھ نہ کچھ مقدار پائی جاتی ہے۔[39]

اسی طرح اچار بنانے کے دوران بھی الکوحل پیدا ہوتی ہے، وسطی ایشیا کی ریاستوں میں اچار کی ایک بڑی ڈش تیار کی جاتی ہے، جس کا نام "ترشی" ہے، جس میں Alcoholic Fermentation کے نتیجے میں ترشی پیدا ہوتی ہے۔[40]

یہی وجہ ہے احناف حد شرب خمر اور حد سکر میں فرق کرتے ہیں، شرب خمر کی حد ہر صورت لاگو ہو گی خواہ کوئی قلیل پئیے یا کثیر، لیکن خمر کے علاوہ دیگر الکوحلی مشروبات کے استعمال کرنے پر باوجود ممانعت کے حد جاری نہیں ہو گی تا آنکہ سکر پیدا ہو جائے۔ کیونہ شرعی اصول ہے:

---

[34] ۔المنجد، محمد صالح، **موقع الاسلام سؤال وجواب**، (مکتبہ شاملہ، 1430ھ/2009ء) ج5، ص7625

[35] .لقمان 31:20

[36] .البقرہ2:20

[37] .الحاکم، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ النیسابوری، **المستدرک علی الصحیحین**، (دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول، 1411ھ/1910ء) ج2، ص406، حدیث نمبر3419

[38] .Alcoholic fermentation in milk, ANGELESCU, Elena; IONESCU, M,. Journal, Bul. Chim. Pur.(Apl. 1940 Vol. 2 No. 1/4 Rec. No. 19480400092), pp.99-113

[39] .Lindsay Allen, Guidelines on Food Fortification with Micronutrients, World Health Organization, 2006-Business & Economics, P.67

[40] .**الموسوعۃ العربیہ العالمیہ** "مادہ تخمیر"

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

"اِنّ الْحُدُوْدَتُدْرَءُ بِاالشُّبُھَاتِ"۔[41]

کہ حدود شبہات کے سبب ساقط ہو جاتی ہیں اور حد اس وقت تک جب تک انتہائی اور یقینی درجہ تک نہ پہنچ جائے۔

جب کثیر مقدار جو کہ مسکر نہ اس میں رعایت مل سکتی ہے تو کاسمیٹک میں جس کی غرض نشہ نہیں تو اس میں باولی رعایت ملنی چاہیے۔

سامان زیب و آرائش الکوحل کے استعمال کے جائز ہونے کے پیچھے کچھ دیگر قواعد فقہیہ موجود ہیں، جو کہ یہاں ذکر کیے جاتے ہیں:

"الضرورات تبیح المحظورت"[42]

ضرورت ممنوعہ چیزوں کو مباح کر دیتی ہے۔ اور قاعدہ ہے:

" الحاجۃ تنزل منزلۃ الضرورۃ، عامۃ کانت اوخاصۃ"[43]

کہ حاجت کا درجہ کم ہو کر ضرورت کی جگہ آجاتی ہے خواہ وہ عام ہو یا خاص، اور قاعدہ ہے:

"الاصل فی الاشیاء الاباحۃ مالم یقم دلیل معتبر علی الحرمۃ"،[44]

کہ اشیاء میں اصل مباح ہونا ہے، جب تک کہ اس کی حرمت پر کوئی معتبر دلیل موجود نہ ہو۔ اسی طرح قاعدہ ہے:

" الاصل فی الاشیاء کلھا الطھارۃ مالم یقم دلیل معتبر علی النجاسۃ"،[45]

تمام اشیاء میں اصل طہارت ہے جب تک کہ ان کی نجاست پر معتبر دلیل نہ مل جائے، لیکن ان سب چیزوں میں "استہلاک" کے اصول پر الکوحل کو قبول کر لیا جاتا ہے، اور ان حرام ہونے کا فتویٰ نہیں دیا جاتا کیونکہ حلال چیز کی مقدار بالعموم ٪98 سے زائد ہوتی ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ اشیاء ہماری روزمرہ کی ضروریات میں داخل ہیں اور شرعی اصول ہے:

"الضرورات تبیح المحظورت"[46]

جب اسکی قلیل مقدار خوراک میں قبول ہے تو اسکے دیگر استعمالات بدرجہ اولیٰ جائز ہوں گے۔

خمر کی نجاست حقیقی یا معنوی؟

---

[41]. الزرکشی، ابوعبداللہ بدرالدین محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی، **المنثور فی القواعد الفقھیہ**، (وزارۃ الاوقاف الکویتیہ، طبع دوم، 1405ھ/1985ء)، ج1، ص400

[42]. ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم بن محمد، المصری، **الاشباہ والنظائر علی مذہب ابی حنیفہ**، (دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول، 1419ھ/1999ء)، ج1، ص73۔

[43]. ایضاً، ج1، ص78۔

[44]. ایضاً، ج1، ص56۔

[45]. الزحیلی، وھبہ بن مصطفی، ڈاکٹر، **الفقہ الاسلامی وادلتہ**، (بیروت: دار الفکر، دمشق، طبع4) ج7، ص5264

[46]. ابن نجیم، **الاشباہ والنظائر علی مذہب ابی حنیفہ**، ج1، ص73۔

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

شراب کی نجاست کے متعلق علماء کے دوگروہ ہیں، ایک گروہ وہ ہے جو نجاست کا قائل ہے اور دوسرا عدم نجاست کا دعویدار ہے۔ پہلے گروہ میں چاروں فقہی مذاہب: احناف،[47] مالکیہ،[48] شوافع،[49] اور حنابلہ[50] شامل ہیں، اور اہل ظواہر،[51] (قال: مسالۃ: والخمر والمیسروالانصاب والازلام؛ رجس ،حرام،واجب اجتنابہ؛فمن صلّی حاملاشیئامنھا بطلت صلاتھا)۔

مسئلہ: شراب، جوا جیسے شطرنج وغیرہ اور تھان پوجا کا پتھر اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر، یہ سب پلید و گندی باتیں اور حرام امور ہیں جن سے باز رہنا واجب ہے؛ لہذا جس کسی نے ان امور میں سے کوئی چیز اپناتے ہوئے نماز ادا کی تو اسکی نماز باطل ہو گی) نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔ جبکہ اس (کے نجس ہونے) پر اجماع کا دعوٰی بھی کیا گیا ہے(العینی:وقال: قد انعقد الاجماع علی نجاستھا،ولایعتبرخلافہ فی الاجماع ولا یصح ذالک عن شریعۃ۔ عینی فرماتے ہیں: شراب کی نجاست پر اجماع قائم ہو چکا ہے اور میں داوٗد ظاہری کے اختلاف کا کوئی شمار ہو گا اور نہ شرعی طور پر یہ صحیح ہے)۔[52]

ابن المفلح کے پوتے کہتے ہیں:

الخمریخمر العقل؛ای:یغطّیہ ویسترہ، وھی نجسۃ اجماعا۔

شراب عقل و شعور پر لاشعوری کے پردے ڈال دیتی ہے اور یہ بالاجماع نجس ہے)۔[53]

دوسرا اہل علم کا گروہ جو اسکے نجس نہ ہونے کے قائل ہیں ان میں داوٗد ظاہری،[54] لیث بن سعد، اسماعیل بن یحیٰ مزنی، اور بعض متاخر بغدادی اور قرویینی علماء[55] شامل ہیں، اور اسی موقف کو اختیار کیا ہے شوکانی،[56] البانی،[57] ابن عثیمین،[58] صالح المنجد، دار الافتاء المصریہ،[59] اور محمد صالح المنجد[60] نے۔

فریقین کے دلائل کا تجزیہ کیا جائے تو نجاست کے قائلین حرمت پر دالّ دلائل کو ثبوت بنا کر خمر کو نجس قرار دیتے ہیں، مگر اسکا مطلب یہ نہیں جس چیز کو اللہ حرام ٹھرا دیں وہ نجس بھی ہو، یہ کوئی لازمی اصول نہیں۔ مشرک کو نجس قرار دیا لیکن اسکے چھوٗنے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، ریشم اور مردوں لیکن نجس نہیں، زہر کی حرمت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں مگر اسکی نجاست کا کوئی بھی قائل نہیں۔ کچھ چیزوں کی نجاست حقیقی نہیں بلکہ حکمی اور معنوی ہوتی ہے۔ الکحل کا کل خمر ہے اور وہ اسکا جزو

---

47. البابرتی، اکمل الدین، محمد بن محمد بن محمود، **العنایۃ شرح الھدایہ** للبابرتی (متوفیٰ:786)، (مکتبہ مصفی البابی الحلبی اور دار الفکر، بیروت، مصر طبع اول، 1389ھ/ 1970ء)، ج10، ص99۔ الکاسانی، ابو بکر بن مسعود علاء الدین (متوفیٰ:587)، دار الکتب العلمیہ، مصر، 1378ھ. **بدائع الصنائع**، (دار الکتب العلمیہ، مصر، 1378ھ) ج1، ص66. ابن ھمام، محمد بن عبد الواحد السیواسی الحنفی، **فتح القدیر**، (دار الفکر، بیروت 1389ھ/ 1970ء) ج1، ص79

48. ابن الدسوقی، محمد بن أحمد بن عرفۃ الدسوقی المالکی (متوفیٰ:1230ھ)، **حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر**، (دار الفکر، بیروت، لبنان، بدون طبع و تاریخ) ج1، ص5۔ مواق، ابو عبد اللہ، محمد بن یوسف عبدری غرناطی، مالکی، **التاج والاکلیل لمختصر خلیل**، (دار الکتب العلمیہ، طبع اول، 1461ھ/ 1994ء) ج1، ص98،

49. نووی، محی الدین بن شرف، ابوزکریا، **المجموع شرح المھذب**، (دار الفکر، بیروت، 1344ھ/ 1347) ج2، ص563۔ الشافعی، محمد بن ادریس، ابو عبد اللہ، الامام، دار الفکر، بیروت، طبع دوم، 1403ھ/ 1984ء) **الام**، ج1، ص73

50. المرداوی، علی بن سلیمان، ابوالحسن علاءالدین، **الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف**، (دار أحیاء التراث العربی، بیروت، طبع اول، 1374ھ/ 1955ء) ج1، ص319۔ ابن قدامۃ، ابو محمد، عبد اللہ بن احمد بن محمد، **المغنی**، (مکتبۃ القاھرۃ، طبع اول، 1388ھ/ 1968ء) ج9، ص171

51. ابن حزم، علی بن آحمد بن سعید الاندلسی الظاہری **المحلی بالآثار**، (دار الفکر، بیروت / دار الکتب العلمیہ، 1408ھ/ 1988ء)، ج1، ص188،

52. بدر الدین العینی، محمود بن أحمد بن موسیٰ بن أحمد بن حسین العینی الحنفی، **البنایہ شرح الھدایہ**، (دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول، 1420ھ/ 2000ء) ج1، ص478،

53. ابن مفلح، ابراھیم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد، ابو اسحاق، برھان الدین، **المبدع فی شرح المقنع**، (دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، طبع اول، 1418ھ/ 1997ء) ج1، ص209

54. النووی، **المجموع**، ج2، ص563۔

55. قرطبی، محمد بن أحمد الانصاری، ابو عبد اللہ، **الجامع لأحکام القرآن: تفسیر قرطبی**، (دار الکتب المصریہ، قاہرۃ، طبع دوم، 1384ھ/ 1964ء) ج6، ص288

56. الشوکانی، محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ، الیمنی، **السیل الجرار المتدفق علی حدائق الأزھار**، (دار ابن حزم، طبع اول)، ص:25-26

57. البانی، محمد ناصر الدین، **سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ و أثرھا السیئ فی الأمۃ** (مکتبۃ المعارف، ریاض، سعودیہ، طبع جدید اول، 1416ھ/ 1992ء)، ج3، ص452.

58۔ العثیمین، محمد بن صالح، شیخ، **مجموع فتاوی ورسائل للشیخ**، (دار الوطن - دار الثریا، ریاض، سعودیہ، طبع آخری، 1413ھ) ج11، ص250

59۔ مجوعہ علماء مصری، **دار الفتاء المصریہ** ج8، ص، 413

60۔ المنجد، محمد صالح، **موقع الاسلام سؤال وجواب**، (مکتبہ شاملہ، 1430ھ/ 2009ء) ج5، ص7963

JAHAN-E-TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

جب کل نجس نہیں تو جزو بھی پاک ہوا، اور خمر بذاتہ شراب کو کہا جاتا ہے لیکن الکحل بول کر شراب مراد نہیں ہوتی۔ الکحل نجس نہیں یہی فتوی دارالعلوم دیوبند کے مفتی ظفیر الدین کا ہے۔[61]

اور اسی لیے الکوحل کو باوجود حرام قرار دینے کے المنظمۃ الاسلامیۃ للعلوم الطبیہ نے اپنی قرارداد میں الکوحلی مادے کو شرعاً غیر نجس قرار دیا ہے، اور اپنے فیصلے کی بنیاد اس اصول پر رکھی ہے کہ اشیاء میں اصل طہارت ہے، اس لیے الکوحل کو بھی طاہر قرار دیا خواہ خالص ہو یا پانی وغیرہ سے خفیف کی گئی ہو کیونکہ انکی نجاست معنوی ہوتی ہے حسی نہیں رجس من عمل الشیطن قرار دیا گیا ہے۔ اسلیے اسکا شرعاً طبی طور پر بطور مطہر استعمال کرنے میں، خارجی استعمال کی ادویات، لوشن، کریموں اور عطریات میں اس کا استعمال درست ہے۔[62]

الکحل کی عدم نجاست کے قول کو ترجیح دینے والوں میں ڈاکٹر یوسف القرضاوی، شیخ فیصل مولوی شامل ہیں انکے نزدیک نجاست کے معاملہ میں الکوحل کو خمر پر قیاس نہیں کیا جائے گا، اگرچہ سکر کی وجہ سے اس حد پینا کہ نشہ آجائے اس قیاس میں شامل ہوگا۔ مسلمان کے لیے بہتر ہے کہ وہ الکوحل سے پاک عطریات استعمال کرے لیکن اگر الکوحلی عطریات بھی استعمال کرلے تو کوئی حرج نہیں۔ فیصل مولوی جو کہ المجلس الاوربی للافتاء والبحوث کے نائب رئیس ہیں، لکھتے ہیں:

"خمر کی نجاست کا عینی ہونا مختلف فیہ امر ہے، اگرچہ مذاہب اربعہ اسکے کی نجاست کے قائل ہیں لیکن اسکے باوجود بہت سے قابل اعتماد علماء اسکی نجاست کو نجاستِ معنوی قرار دیتے ہیں، اس طرح خمر کی نجاست پر کوئی قطعی دلیل نہیں بنتی۔ دوسرا یہ کہ جو اسکے نجسِ عین ہونے کا قائل ہیں انکے نزدیک بھی مقصود اس خمر کی نجاست ہے جو انگور سے نکالی گئی ہو، یا کیمیاوی مرکبات سے بنائی گئی ہو تو اس پر نشہ کی حیثیت میں تو خمر کا اطلاق کیا جائے گا، لیکن نجاست کے اعتبار سے خمر کا اطلاق نہیں کیا جائے گا۔ انسان عادۃً عطر بہت کم مقدار میں استعمال کرتا ہے، اور اس میں الکحل اس سے بھی قلیل ہوتی ہے، اس طرح سے " القلیل المعفو عنہ" میں داخل ہو جاتی ہے۔ اگر بالفرض اس میں نجاست بھی ہو تو الکحل کے اڑ جانے سے جسم دوبارہ کامل طاہر ہو جائے گا۔ اس وجہ سے میرے نزدیک نماز درست ہوگی۔ اگرچہ فضیلت اختلاف سے نکلنا ہے۔[63]

اسی طرح ایک سائل کے جواب میں دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن نے اپنے فتوی میں لکھا:

> شراب پیشاب کی طرح پلید ہے، کپڑوں پر لگ جائے تو کپڑے پلید ہو جائیں گے۔ باقی الکحل کی دو قسمیں ہیں:
>
> (1)۔۔۔ ایک وہ جو منقیٰ، انگور، یا کھجور سے حاصل کی گئی ہو، یہ بالاتفاق ناپاک ہے، اس کا استعمال اور اس کی خرید و فروخت ناجائز ہے۔
>
> (2)۔۔۔ دوسری وہ جو مذکورہ بالا اشیاء کے علاوہ کسی اور چیز مثلاً جو، آلو، شہد، گنا، سبزی وغیرہ سے حاصل کی گئی ہو، اس کا استعمال اور اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔
>
> عام طور پر پرفیوم وغیرہ میں جو الکحل استعمال ہوتی ہے وہ انگور یا کھجور وغیرہ سے حاصل نہیں کی جاتی، بلکہ دیگر اشیاء سے بنائی جاتی ہے، لہذا کسی چیز کے بارے میں جب تک دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو جائے کہ اس میں حرام شرابوں سے حاصل شدہ الکحل ہے، اس وقت تک اس کو ناجائز اور حرام نہیں کہہ سکتے، تاہم اگر احتیاط پر عمل کرتے ہوئے اس سے بھی اجتناب کیا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ اور یہی حکم نماز کا بھی ہے کہ حرام الکوحل والے پرفیوم کو استعمال کرتے ہوئے نماز پڑھنا جائز نہیں، دوسری قسم والے پرفیوم کو استعمال کرتے ہوئے نماز پڑھنا درست ہوگا اور اس پرفیوم کے استعمال شدہ کپڑے پاک رہیں گے۔
>
> الجوہرۃ النیرۃ میں ہے:

---

61. نظام الدین، **منتخبات نظام الفتاوی**، دارالعلوم، کراچی، ج1، ص396۔

62. توصیات الندوۃ الفقہیہ الطبیہ التاسعۃ، مجلۃ المجتمع الفقہی، عدد10، ج2، ص461-463۔

63. https://toba2day.blogspot.com/search/label/%D9%85%D9%86%D8%A7%D9%82%D8%B4%D8%A7%D8%AA%20%D8%B9%D8%B7%D8%B1%D9%8A%D8%A9?m=0

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

"والرابع أنها نجسة نجاسة مغلظة كالبول ."

(الجوهرة النيرة:كتاب الأشربة، الأشربة الأربعة الكحرمة (2/ 174)، ط. المطبعة الخيرية، الطبعة الأولى:1322هـ)

تکملہ فتح الملہم میں ہے:

"و أما غير الأشربة الأربعة، فليست نجسةً عند الإمام أبي حنيفة رحمه الله تعالي. و بهذا يتبين حكم الكحول المسكرة (Alcohols) التي عمت بها البلوي اليوم، فإنها تستعمل في كثير من الأدوية و العطور و المركبات الأخرى، فإنها إن اتخذت من العنب أو التمر فلا سبيل إلى حلتها أو طهارتها، و إن اتخذت من غيرهما فالأمر فيها سهل على مذهب أبي حنيفة رحمه الله تعالى، و لايحرم استعمالها للتداوي أو لأغراض مباحة أخرى ما لم تبلغ حد الإسكار، لأنها إنما تستعمل مركبة مع المواد الأخرى، ولايحكم بنجاستها أخذاً بقول أبي حنيفة رحمه الله. و إن معظم الحكول التي تستعمل اليوم في الأودية و العطور و غيرهما لاتتخذ من العنب أو التمر، إنما تتخذ من الحبوب أو القشور أو البترول و غيره، كما ذكرنا في باب بيوع الخمر من كتاب البيوع." (تكملة فتح الملهم: كتاب الأشربة، حكم الكحول المسكرة(3/ 608)، ط. مكتبة دار العلوم كراتشي) فقط واللہ اعلم۔[64]

اسی طرح دارالعلوم دیوبند نے اپنے جواب نمبر:62035 میں فتوی دیا، () Fatwa ID: 44-44/M=2/1437-U

شراب (خمر) حرام بھی ہے اور ناپاک بھی۔تحرم الخمر... فنجاسة خمرٍ غليظةٍ (ملتقى الأبحر، ص: ١٧٥-١٧٤، ط: مطبوعہ عثمانية حيدرآباد الهند) قال الحصكفي: تحرم الخمر بما في القرآن من الدلائل العشرة (الدر المنتقى في شرح الملتقى ج۴/ ۲۴۴، ط: فقيہ الأمة ديوبند) (۲)اگر یقین سے معلوم ہو کہ پرفیوم وغیرہ میں حرام شراب کی آمیزش ہے تو وہ ناپاک ہے اور قدر معفوعنہ سے زیادہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو نماز نہیں ہوتی ہے اور ایسے پرفیوم کا استعمال منع ہے، اور اگر اس میں حرام چیز کی آمیزش نہیں ہے تو اس کا استعمال ناجائز نہیں ہے، اور کپڑوں میں لگانے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوگا۔ حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہ کی تحقیق یہ ہے کہ "آج کل ادویہ پرفیوم وغیرہ میں انگور اور کھجور کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے، بلکہ اکثر جائز اور مباح اشیاء کا استعمال ہوتا ہے" لہٰذا پرفیوم استعمال کرنے کی گنجائش ہے تاہم احتیاط کرنا اولیٰ ہے۔ وبهذا تتبين حكم الكحول المسكرة (Alcohols)التی عمت بہا البلوی اليوم فإنہا تستعمل في كثير من الأدوية والعطور والمركبات الأخرى فإنہا إن اتخذت من العنب أو التمر فلا سبيل إلى حلتہا أو طہارتہا وإن اتخذت من غيرہما فالأمر فيہا سہلٌ على مذہب أبي حنيفة رحمہ الله .... وإن معظم الكحول التي تسعمل اليوم في الأدوية والعطور وغيرہا لا تتخذ من العنب أو التمر، إنما تتخذ من الحبوب أو القشور أو البترول وغيره (تكملة فتح الملہم، كتاب الأشربة ج۳ ص ۶۰۸، ط:المكتبةالأشرفيةديوبند/الہند۔

واللہ تعالیٰ اعلم[65] **دارالافتاء** دارالعلوم دیوبند۔

اسلامی فقہ اکیڈمی نے ایتھائل الکوحل کے بارے میں ایک قرارداد پاس کی جس میں یہ بات بھی تھی: عطریات میں الکحل کا استعمال فنی ماہرین کی تحقیق واطلاع کے مطابق وہ نشہ آور نہیں، لہذا وہ ناپاک نہیں۔[66]

---

[64] **فتوی نمبر**.144310100884: https://www.banuri.edu.pk/readquestion/kapron-sharab-lag-jaiy-to-kia-hukum-hay-or-alkuhl-ka-kia-hukum-144310100884/22-05-2022

[65] **دارالافتاء** دارالعلوم دیوبند۔https://darulifta-deoband.com/home/ur/halal-haram/62035

[66]. اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، نئے مسائل اور فقہ اکیڈمی کے فیصلے، نئی دہلی، انڈیا، 2012ء، ص57۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

عطریات میں اسکا استعمال درست ہے۔[67]

نجاست کے حقیقی کی بجائے معنوی ہونے پر قرآن کی آیت:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾[68] بھی دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ اس آیت میں خمر کے ساتھ جن چیزوں کا ذکر ہے، میسر انصاب اور ازلام وہ نجس نہیں، کیونکہ بت کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ نجس نہیں ہوتا، باوجود یکہ مشرکین کو انہی بتوں کی وجہ سے نجس قرار دیا۔ اسی طرح دیگر نشہ آور اشیاء کو خمر پر قیاس کرتے ہوئے حرام قرار دیا گیا ہے جیسے کوکین، ہیروئین، بھنگ سے بننے والی حشیش، جوزۃ الطیب اور زعفران سبھی کا ماخذ پودے ہیں، مگر انکی نجاست کا کوئی بھی قائل نہیں۔ نباتات میں اصل طہارت ہے۔

کاسمیٹکس کی پراڈکٹس کے بنانے میں الکحل استعمال کے جواز میں استحالہ کو بھی دلیل بنایا جاسکتا ہے۔ مالکیہ اور احناف کے نزدیک تو نجس العین بھی استحالہ کے بعد طاہر ہو جاتا ہے، کیونکہ شریعت نے نجاست کا وصف جس کی حقیقت کی موجودگی کی وجہ سے بیان کیا تھا وہ اس میں سے کچھ اجزاء کے زائل ہونے کی صورت میں زائل ہو چکا ہوتا ہے۔ وصف کے موجود یا زائل ہونے سے احکام تبدیل ہو جاتے ہیں، جیسا کہ انگور کا رس طاہر ہے اس میں تخمیر ہو جائے تو حرام ہو جاتا ہے، پھر اسکا سرکہ بن جائے تو وہ دوبارہ طاہر ہو جاتا ہے۔[69]

مالکیہ میں سے دسوقی کہتے ہیں:

فَالْخُبْزُ الْمَخْبُوْزُ بِالرَّوْثِ النَّجِسِ طَاهِرٌ، وَلَوْتَعَلَّقَ بِهِ شَيْئٌ مِنَ الرَّمَادِ "۔[70]

ایسی روٹی جو نجس گوبر پکائی گئی ہو، طاہر ہے، اگرچہ اسے راکھ کا کچھ حصہ ہی کیوں نہ لگا ہو۔

کیونکہ نجاست کو کھا جاتی ہے۔ ابن عابدین شامی کہتے ہیں کہ امام محمدؒ کے نزدیک تغییر علت انقلابِ حقیقت ہے، اور یہ فتوی عموم بلویٰ کے تحت دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر رس کو پکایا جائے جو چوہیا کے گرنے کی وجہ سے نجس ہو جائے اور وہ اس داخل ہوتی اور پیشاب کرتی رہی ہو، اور بعض اس میں اوقات اس میں مر جائے تو وہ رس چینی بننے کے بعد پاک ہو جائے گا۔ اور یہ بھی کہا گیا:

" إِذَا تَنَجَّسَ السِّمْسِمُ ثُمَّ صَارَ طَحِيْنَةً يَطْهُرُ ، خُصُوْصًا وَقَدْ عَمَّتِ الْبَلْوٰى"۔

اگر تل نجس ہو جائیں اور انکا حلوہ بنالیا جائے تو وہ پاک ہو گا، عموم بلویٰ کی وجہ سے۔

ابن عابدین اس پر تعاقب کرتے ہوئے کہتے ہیں رس میں انقلاب حقیقی نہیں کیونکہ یہ چینی بھی تو رس ہی ہے جو آگ پر خشک کر لیا جاتا ہے، اسی طرح تلوں سے حلوہ بنانے سے بھی انقلاب حقیقی نہیں ہوتا، اسی طرح تلوں کا حلوے میں اچھی طرح پکالینا کہ اس کا تیل ان میں شامل ہو جائے، تو اس میں صرف وصف تبدیل ہوتا ہے، جیسا کہ دودھ سے پنیر بن جانا، اناج کا آٹا بن جانا وغیرہ، برخلاف اس کے خمر کا سرکہ بننا، گدھا نمک کی کان میں گر جائے تو نمک ہو جاتا ہے۔[71]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض فقہاء اس کی بھی گنجائش نکالتے ہیں کہ اگر انقلابِ ماہیت کلی تبدیل نہ ہو بلکہ بعض اوصاف تبدیل ہو جائیں تو عموم بلوی کے تحت حلت کا فتوی دیا جاسکتا ہے۔ یہی جزوی استحالہ تو کریموں اور عطریات میں بھی ہوتا ہے۔

نتیجہ:

عصر حاضر میں بہت سی صنعتوں میں الکوحل بکثرت استعمال ہوتی ہے، جس میں لوگوں کے منافع و مصالح بہت زیادہ ہیں اور الکوحل کو نجس قرار دینے سے ان منافع و مصالح کا دروازہ بند ہو جائے گا، اور لوگوں کا عمل بھی اسی پر ہے اور بلکہ صفائی والی چیزوں میں ڈال کر اسکے ذریعے صفائی کی جاتی نہ کہ اسے صاف کیا جاتا ہے۔ الکوحل جب پینے کے لیے نہ ہو تو اس پر خمر اطلاق اور اور اسکے احکام کا انطباق جائز نہیں۔

---

[67]۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج7، ص:5264۔

[68]. المائدہ 7:90

[69]۔ ابو الرضاء محمد نظام الدین ندوی، **تغییر الماہیۃ واثرہ فی الاحکام الفقہیہ**، (دراسات، جامعہ اسلامیہ چٹاگانگ، دسمبر 2006ء) ج3، ص 9-14۔

[70]۔ الدسوقی، محمد بن احمد بن عرفۃ الدسوقی المالکی، **حاشیۃ الدسوقی علی شرح الکبیر** ج1، ص 57۔) دار الفکر، بیروت، لبنان(

[71]۔ ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی، **رد المحتار علی الدر المختار**، (دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع)، ج1، ص 341۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

نبی ﷺ نے فرمایا:

اَحَبُّ الدِّیْنِ الیٰ اللہِ الْحَنَفِیَّۃُ السَّمْحَۃُ۔[72]

اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دین وہ ہے جو سچا اور سیدھا ہے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

"یَسِّرُوْا وَ لَاتُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَ لَاتُنَفِّرُوْا"۔[73]

آسانی کرو، اور سختی نہ کرو، اور خوش کرو اور نفرت نہ دلاؤ۔

طب اور بہت سی مصنوعات میں الکوحل مختلف صورتوں میں استعمال ہوتا ہے، اروہر صورت میں مختلف دلائل کی روسے حلال ٹھہرتی ہے۔ اگر وہ خمور خمسہ میں سے ہو تو اسکی مقدار استہلاک کے اصول پر بہت رہ جاتی ہے، اگر انکے علاوہ دیگر اشیاء سے حاصل شدہ ہو تو سکر کی کم مقدار کی وجہ جائز ہو گی۔ اور یہ اڑ جانے کی وجہ سے کبھی کسی چیز میں باقی بھی نہیں رہتی۔ خمور خمسہ کے علاوہ کریموں، عطریات اور منظفات میں طہارت اصلیہ کی بنیاد پر طاہر ہیں۔ اگر خمور خمسہ ہوں تو جزوی استحالہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے فقہاء اسکے استعمال کے جواز کے بھی قائل ہیں۔ عصر حاضر کے علماء میں سے دکتور وھبہ الزحیلی استحالہ کی آراء کا مقارنہ و موازنہ کرنے بعد کہتے ہیں:

" والواقع العلمی وحاجۃ الناس واعرافھم کل ذٰلک یؤید العمل بمذھب الحنفیۃ"۔

عملی حقیقت، لوگوں ضرورت وحاجت اور عرف سبھی اس چیز کا تقاضہ کرتے ہیں مذہبِ حنفیہ کے مطابق عمل کیا جائے۔[74]

درجہ بالا معروضات اس بات کا تقاضہ کرتی ہیں کہ لوگوں کو سہولت فراہم کرنے کی گنجائش نکالنی چاہیے کیونکہ دلائل اسکی ناپاکی ثابت نہیں کرتے ہیں، اور یہ اشیاء میں حصولِ سکر کی غرض سے استعمال نہیں ہوتی۔

خلاصۂ بحث

فقہ اسلامی کے اصولوں کو مد نظر رکھ کر دیکھا جائے تو بلاشبہ الکوحل کے صنعتی استعمالات میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ شراب کی نجاست مجمع علیہ نہیں ہے، تو الکوحل کے جو کہ بطور شراب استعمال نہ ہو، اسکی اجازت ہونی چاہیے۔ اشیاء میں اصل طہارت ہے۔ عسر کی بجائے یسر کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ استحالہ، ضرورت، عموم بلویٰ، استہلاک کے اصول سب سامان زیب و آرائش میں الکوحل کے استعمال کو مباح قرار دیتے ہیں۔ انگور اور کھجور کے علاوہ سے حاصل شدہ الکوحل پاک ہے، کپڑوں پر لگنے سے نماز ہو جاتی ہے، لوشن، کریموں اور خوشبویات میں اسکا استعمال جائز ہے۔ کم مقدار جو نشہ نہ دے اس سے غذا کے علاوہ فائدہ اٹھانا درست ہے۔ یہ قاعدہ بھی ملحوظ خاطر رہے کسی چیز کا پاک ہونا اسکی حلال ہونا ہر گز نہیں۔ اسلئے جن اشیاء کی طہارت ثابت ہو جائے انکا بطور غذا استعمال حسبِ سابق حرام ہی رہے گا۔

کتابیات

- بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی، **الجامع الصحیح**، (دار طوق النجاۃ، طبع اول 1422ھ)

[72] ۔ امام بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الایمان، باب الدین یسر، حدیث نمبر 39۔

[73] ۔ امام بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب العلم، باب ماکان النبی ﷺ یتخولھم بالموعظۃ والعلم کی لاینفروا، حدیث 69۔

[74] ۔ الزحیلی، وھبہ بن مصطفیٰ، **الفقہ الاسلامی وادلتہ**، ج1، ص264

- مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، **صحیح المسلم**،(داراحیاء التراث العربی،بیروت)
- حاکم،ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ النیسابوری،الامام،**المستدرک علی الصحیحین**،(دارالکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،طبع اول،1411ھ/1910ء)
- ابوالرضاء محمد نظام الدین ندوی، **تغییر الماہیۃ واثرہ فی الاحکام الفقہیہ**،(دراسات،جامعہ اسلامیہ چٹاگانگ،دسمبر2006ء)
- ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی،**رد المختار علی الدر المختار**،(دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع)